سُورَةُ الْبُرُوجِ

عربی متن — بامحاورة اُردو ترجمہ و تفسیر

اِفادات

الحافِظ علامہ نُورالدین

مدیر

عَبدالمنان عُمر – امتہ الرحمٰن عُمر

سُورَةُ الْبُرُوجِ - ﴿۸۵﴾ - مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کا نام لے کر جو بے حد رحمت والا، بار بار رحم کرنے والا ہے

(میں سورۃ الْبُرُوجِ پڑھنا شروع کرتا ہوں)

خلاصہ مضمون: یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں بڑی بڑی پیشگوئیاں ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نبی کامل ہونے اور مخالفین کی ہلاکت اور مومنوں کے بالآخر کامیاب و بامراد ہونے پر دلائل دیئے گئے ہیں۔ ان پیشگوئیوں کے لیے فرعون اور قومِ ثمود کی ہلاکت کے واقعات اور اصحاب الاخدود کے واقعہ کو برنگ تائید پیش کیا ہے۔ پچھلی سورۃ میں چاند کو بطور شہادت پیش کیا تھا، اس سورۃ میں روشن ستاروں کی شہادت پیش کی گئی ہے۔ یہ بروج علمائے فلکیات کے بارہ برج نہیں۔ برج روشن چیز کو کہتے ہیں اور ستاروں کے لیے بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ یہ ستارے صحابہ کرامؓ بھی ہیں جن کے متعلق خود نبی اکرم ﷺ کے الفاظ ہیں اصحابی کالنجوم۔ یہ سورۃ اس وقت نازل ہوئی جب آنحضرت ﷺ اور صحابہؓ مصائب و تکالیف کا نشانہ بن رہے تھے، انہیں ایذائیں دی جاتی تھیں۔ بعض صحابہؓ کو محض مسلمان ہونے کی وجہ سے تپتی ریت پر لٹایا جاتا اور بت پرستی کے لیے مجبور کیا جاتا۔ کسی کو سولی پر لٹکا دیا جاتا۔ مسلمانوں کے لیے یہ سخت مصیبت اور ابتلا کا وقت تھا۔ دنیا ان پر تنگ ہو رہی تھی۔ ایسے وقت میں یہ سورۃ نازل ہوئی اور مسلمانوں کو تسلی دی اور کفار کو تنبیہ کہ جس طرح پرانے کافر اپنی کرتوتوں کی وجہ سے خود ہی طعمہ نار ہوئے اسی طرح کفار مکہ بھی آخر کار

طعمۂ نارِ حرب ہوں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ نیز اس سے مراد علامہ ء ربّانی اور مجددین امت بھی ہیں جو آسمان اسلام کے ستارے ہیں۔ پھر قیامت کے دن بھی اللہ کے بندے جو دنیا میں کمزور اور ذلیل سمجھتے جاتے ہیں عزت کے تخت پر جلوہ افروز ہوں گے اور سرکش اور شریر لوگ جو دنیا میں بڑے معزز اور رئیس شمار کیے جاتے تھے اور مومنوں کے ساتھ تضحیک و استہزاء سے پیش آتے تھے ذلت کے گڑھے میں گرائے جائیں گے۔ پھر ان مظالم کے مقابل میں جب آسمانی سطوت و جبروت کا مقابلہ زمینی حکومت سے کیا جارہا تھا اللہ تعالیٰ نے سطوت و جبروت کی تین چیزوں کو پیش کیا ہے وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ، وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ اور شَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ۔

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ﴿۱﴾

ا۔ ستاروں والا آسمان گواہ ہے۔

۸۵:۱۔**الْبُرُوج**: ستارے اور یہاں ابن عباسؓ، قتادہؒ، ضحاکؒ، سدیؒ اور مجاہدؒ سے یہی معنی مروی ہیں۔ اس طرح برجوں والے آسمان کو بطور شہادت پیش کرکے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ وقت آرہا ہے جب آفتاب کا دورہ آخر وہ دن بھی لے آئے جب کفارِ مکہ ذلت و ہلاکت کے گڑھے میں گھرے ہوئے ہوں گے۔ بائبل میں ہے: ”کیا تجھ میں قدرت ہے کہ منطقہ بروج کو ایک ایک اس کے موسم میں پیش کرے۔ کیا تو افلاک کے قانون کو جانتا ہے یا ان کا اقتدار زمین پر جاری کرسکتا ہے۔ نہیں، ہرگز نہیں۔“ (ایوب، ۸۲: ۲۳)۔ یہی دلیل قسم کی صورت میں اس جگہ بیان کی گئی ہے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے وقت اور اپنے موسم پر ان کفار کو ہلاک کرے گا۔ ہر ایک امر کا ایک وقت اور ایک پیمانہ ہے۔ جب وہ پیمانہ بھر جائے تو ایک لمحہ آگے پیچھے نہیں ہوسکتا۔ غرض وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ سے سارا ملکوتی اقتدار مراد ہے۔

وَالۡيَوۡمِ الۡمَوۡعُوۡدِ ﴿۲﴾

۲۔اور وہ دن جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔

۸۵:۲۔الْيَوْمِ الْمَوْعُودِ: اس بارے میں دس بارہ اقوال بیان ہوئے ہیں۔اپنی اپنی جگہ وہ سب مراد ہیں۔ خصوصاً اس سے قیامت، کفار کی تباہی اور محمد رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ کی کامیابی اور حق و باطل کے فیصلے کا دن مراد ہے۔ اسے بدر کا دن، فتح مکہ کا دن، عاشورہ کا، فرعون کے غرق ہونے کا دن بھی قرار دیا گیا ہے اور موعود مسیحؑ کی بعثت کا دن بھی۔

وَشَاهِدٍ وَمَشۡهُوۡدٍ ﴿۳﴾

۳۔اور خود گواہ(۔محمد رسول اللہ)اور جس کی گواہی دی گئی ہے (۔آپ ﷺ کی اُمت)۔

۸۵:۳۔شَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ: شاہد آنحضرت ﷺ ہیں جیسے فرمایا: يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا (الاحزاب،۴۵: ۳۳)اور مشہود آپ کی امت ہے جس پر آپ شاہد وشہید ہیں۔ جیسے فرمایا:وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هٰؤُلَاءِ (النحل،۸۹: ۱۶)۔عرفہ کے دن کو بھی کہا گیا ہے (الحج ۲۹: ۲۲)۔ قیامت کا دن (ھود، ۱۰۴: ۱۱)۔ تمام انبیاء اور ان کی امتیں۔ کل فرشتہ اور مخلوق (قٓ،۲۱: ۵۰؛ النساء، ۷۹: ۴)۔ غرض یہ تین آیتیں آنحضرت ﷺ اور آپ کے مظلوم صحابہؓ کی تسلی و تشفی کے لیے نازل فرمائیں جن میں اللہ تعالیٰ کی سطوت و جبروت اور ملکوتی اقتدار کا بیان ہے جو کفار سے انتقام کے لیے کافی ووافی ہے۔

قُتِلَ أَصۡحَابُ الۡأُخۡدُوۡدِ ﴿٤﴾

۴۔کہ (یہ کافر اسی طرح ہلاک ہوں گے) جس طرح خندق والے ہلاک کئے گئے۔

۸۵:۴۔أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ: اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ کے واقعات کو مسلمؒ، ترمذیؒ اور احمد بن حنبلؒ نے صہیب رومیؓ وغیرہ سے نقل کیا ہے۔تفصیلات کا اختلاف اگر نظرانداز کر دیا

جائے تو قدر مشترک یہ ہے کہ حق پرستوں کی ایک جماعت کو اس کے مخالفوں نے دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا۔ ابن کثیرؒ نے اس سلسلے میں متعدد واقعات کا ذکر کیا ہے۔ بعض کے نزدیک یہاں جس واقعہ کا ذکر ہے وہ یہودی بادشاہ یوسف ذونواس کے ہاتھوں ہوا تھا جس نے بیس سے چالیس ہزار عیسائیوں کو آگ میں جھونک دیا تھا۔ یہ واقعہ اکتوبر ۵۲۳ء میں پیش آیا۔ عرب میں شاہان حمیر میں سے آخری بادشاہ تھا۔ نجران کے لوگوں میں اب تک وہ جگہ معروف ہے جہاں یہ خندقیں کھودی گئی تھیں (رازیؒ)۔ بعض نے حضرت دانیال نبی کے زمانے کا واقعہ قرار دیا ہے۔ یہ خندق کی تکلیف مسلمانوں کو بھی پہنچی جب جنگ خندق کے موقع پر کفار عرب کے لشکر اُن پر ٹوٹ پڑے تھے۔ اس کا ذکر یہاں بطور پیشگوئی ہے اور آگ بمعنی جنگ قرآن کا عام محاورہ ہے۔ اس طرح بتایا ہے کہ آپ کے دشمن بھی اسی طرح ہلاک کر دیئے جائیں گے جس طرح خندق میں موحدین کو ڈالنے والے ہلاک ہوئے تھے۔ امام بغویؒ نے اسے بنوکدنضر کے واقعہ پر چسپاں کیا ہے (دانی ایل، باب سوم)۔ لیکن دراصل کوئی خاص واقعہ مدنظر نہیں کیونکہ حق و باطل کی عام چپقلش کا ذکر ہے۔ اس کے بعد نظیراً (اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ) کے واقعہ کو تین ہی آیتوں میں بالمقابل بیان فرمایا ہے۔

النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ ﴿٥﴾
إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ﴿٦﴾
وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ﴿٧﴾
وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ﴿٨﴾
الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٩﴾

۵۔ (اس خندق میں خوب) ایندھن والی آگ تھی،

۶۔ جب وہ اس (خندق) پر بیٹھے ہوئے تھے،

۷۔ اور وہ جو (ظلم و ستم) مومنوں سے کر رہے تھے، اس کے تماشائی تھے۔

۸۔اور انہیں ان (مومنوں) کی صرف یہ بات ناپسند تھی کہ وہ سب پر غالب (اور) بے حد تعریف کے مستحق اللہ پر ایمان لے آئے ہیں۔

۹۔جو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت کا مالک ہے،

(اور نہیں سوچتے کہ) اللہ ہر چیز پر نگران ہے۔

۸۵:۵۔النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ کے مقابلے میں وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ہے۔
۸۵:۶۔ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ کے مقابلے میں الْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ہے۔
۸۵:۷۔مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ کے مقابلے میں شَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ ہے۔
زمینی حکومت کے ذریعہ آگ کی خندقوں کا تیار کرنا، ان پر تماشہ بینی کے لیے کرسیاں بچھا کر بیٹھنا اور بالآخر اس وقت کے مومنوں کو جو عیسائی موحد تھے ان خندقوں میں جھونکنا یہ ایک ایسا نظارہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے پیش کیا تھا جس سے وہ اپنی تکلیفوں کا مقابلہ کر سکتے تھے۔ حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ جب یہ آیات پڑھتے تو یہ دعا کیا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّى أَعُوذُ بِکَ مِنْ جَهْدِ الْبَلاَءِ وَدَرَکِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الأَعْدَاءِ۔

اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں ہر مصیبت کی سختی سے اور بدبختی سے، بُری تقدیر سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔ (بخاری، کتاب القدر، باب مَنْ تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنْ دَرَکِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ، حدیث: ۶۱۶۶)۔

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ﴿۱۰﴾
إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ﴿۱۱﴾ إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ﴿۱۲﴾
إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ﴿۱۴﴾

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ ﴿۱۶﴾
هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ﴿۱۷﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ﴿۱۸﴾
بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ﴿۱۹﴾

۱۰۔جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دُکھ دیتے ہیں پھر توبہ نہیں کرتے ان کیلئے (آخرت میں) جہنم کا عذاب ہے اور ان کیلئے (اس دُنیا میں) جلنے کا عذاب ہے۔

۱۱۔جو لوگ ایمان لائے اور اس کے مناسب صالح عمل کرتے ہیں ان کیلئے باغات ہیں جن کے نیچے سے (انہیں شاداب رکھنے کیلئے) نہریں بہتی ہیں۔ یہ ہے بڑی کامیابی۔

۱۲۔(اِسی طرح) تمہارے رب کی گرفت یقیناً سخت ہے۔

۱۳۔وہی پہلی بار (پیدا) کرتا ہے اور بار بار (پیدا) کرتا ہے۔

۱۴۔اور وہی حفاظت کرنے والا ہے، بے حد محبت کرنے والا ہے،

۱۵۔عرش کا مالک ہے، فضل سے نوازنے میں وسعت سے کام لینے والا ہے،

۱۶۔اپنے ارادے کو پورا کرنے والا ہے۔

۱۷۔ تمہیں لشکروں کی خبر پہنچی ہے۔

۱۸۔فرعون اور ثمود کے لشکروں کی۔

۱۹۔ حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں نے کفر کا ارتکاب کیا وہ (پھر بھی) جھٹلانے میں (منہمک) ہیں،

۸۵:۱۰۔ فَتَنُوا: سابق کلام میں چونکہ خاص واقعات کا بیان تھا اس لیے اس آیت میں اسی قسم کے مظالم اور ان کی سزا کو عام کر دیا ہے۔ عذابِ جہنم سے آخرت کا عذاب مراد ہے اور عذاب حریق سے دنیا کا (روح المعانی)۔

وَاللّٰہُ مِنۡ وَّرَآئِہِمۡ مُّحِیۡطٌ ﴿٢٠﴾

٢٠۔ حالانکہ اللہ ان کے آگے پیچھے سے آکر انہیں تباہ کرنے والا ہے۔

٨٥:٢٠۔ وَرَآئِھِمْ: عربی زبان میں وراء اس چیز کو کہتے ہیں جسے کوئی پوشیدہ کر لے یا وہ کسی چیز کی اوٹ میں آ جائے اور اس کا اطلاق پس و پیش دونوں پر ہوتا ہے۔ اس آیت میں بطور اشتراک معنوی یہ لفظ دونوں معنوں کو شامل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آگے پیچھے سے گھیر رکھا ہے۔

بَلۡ ھُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِیۡدٌ ﴿٢١﴾

٢١۔ (اور یہ بھی) حقیقت ہے کہ یہ بڑا بلند پایہ قرآن ہے،

٨٥:٢١۔ بَلْ: جو کوشش قرآن مجید اور اسلام کے مٹانے کے لیے کی گئی تھی اس کا اضطراب بَل کے لفظ سے کیا ہے۔ یعنی یہ کوششیں ناکام ہوں گی اور قرآن مجید عظمت و مجد حاصل کرے گا، بکثرت پڑھا جائے گا اور ہمیشہ محفوظ رہے گا۔ خود قرآن کا لفظ بتاتا ہے کہ یہ ہمیشہ پڑھنے پڑھانے اور درس و تدریس میں آتا رہے گا۔

فِیۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ ﴿٢٢﴾

٢٢۔ اور لوح محفوظ میں ہے۔

٨٥:٢٢۔ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ: ان الفاظ میں قرآن مجید کی دائمی حفاظت کا وعدہ دیا گیا ہے اور وہی مضمون بیان کیا گیا ہے جو اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر، ٩: ١٥)، یعنی ہم نے تو یہ ذکر (قرآن مجید) نازل کیا ہے اور ہم ہی یقیناً اس کے محافظ ہیں میں بیان ہوا ہے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس کا طول مابین السماء

والارض ہے اور عرض مشرق و مغرب جتنا (روح المعانی)۔اس میں گویا اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اس قرآن نے اکناف عالم میں پھیل جانا ہے اس میں تحریف راہ پا ہی نہیں سکتی۔
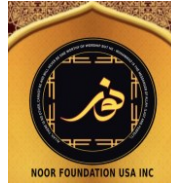
NOOR Foundation USA Inc.
Email: noorfoundationusa@gmail.com
Website: www.islamusa.org